REGD No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۴ تبوک ۱۳۳۶ھش | ۲۴ ستمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۲۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

انڈونیشیا کے سفیر متعینہ پاکستان الحاج ڈاکٹر محمد رشیدی کی ربوہ میں تشریف آوری

شاندار استقبال اہالیان ربوہ اور وکالت تبشیر کی طرف سے استقبالیہ اور عصرانہ کی دعوتیں

مرکزی دفاتر اور اداروں کا معائنہ۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کی پیشکش۔ پُرخلوص الوداع

ربوہ ۲۳ ستمبر۔ پرسوں ۶½ بجے شام جمہوریہ انڈونیشیا کے سفیر متعینہ پاکستان الحاج جناب ڈاکٹر محمد رشیدی صاحب اپنی بیگم صاحبہ اور بچوں کے ہمراہ بذریعہ کار لاہور سے ربوہ تشریف لائے۔ ربوہ کے اڈہ پر اہالیان ربوہ نے جن میں تحریک جدید کے وکلاء۔ صدر انجمن احمدیہ کے ناظران اور دوسرے اداروں کے افسران اور کارکنان شامل تھے آپ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور زریں (؟) پھولوں کے ہار پہنائے۔ سڑکوں پر جنہیں مختلف آرائشی محرابوں کے علاوہ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر پاکستان اور انڈونیشیا کے مختلف جھنڈوں سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا تھا اہالیان ربوہ اپنے محترم مہمان کے استقبال کے لئے دو رویہ ہاتھوں میں دونوں ملکوں کے جھنڈے لئے کھڑے تھے۔ معزز مہمان کار سے اترنے کے بعد مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ قائمقام وکیل الاعلیٰ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی مکرم مرزا داؤد احمد صاحب ناظر امور عامہ مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب آف انڈونیشیا مکرم ملک عزیز احمد صاحب مبلغ انڈونیشیا اور دوسرے احباب کے ساتھ مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی تک جہاں ان کے قیام کا انتظام تھا پیدل تشریف لے گئے۔

۲۳ ستمبر کو صبح سفیر محترم نے مرکزی دفاتر اور دوسرے اداروں کا معائنہ کیا۔

۹ اور نو بجے صبح ان کے اعزاز میں اہالیان ربوہ نے ایک خیر مقدمی تقریب میں تہنیت نامہ پیش کیا۔ گیارہ بجے آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تشریف لے گئے۔ اور حضور سے ملاقات فرمائی۔ کل پانچ بجے شام وکالت تبشیر کی طرف سے آپ کے ا(عزاز میں)

(ا)عزاز میں عصرانہ کی ایک شاندار دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں آپ کی خدمت میں اسلام کی اشاعت سے متعلق جماعت کی سرگرمیوں نیز ان کی آمد پر اظہار تشکر کے طور پر وکالت تبشیر اور انڈونیشی طلبہ کی طرف سے ایڈریس پیش کی گئی۔ اس تقریب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی بنفس نفیس شریک ہوئے۔ رات حضور کی طرف سے آپ کے اعزاز میں ڈنر دیا گیا۔ کل شام آپ کی بیگم صاحبہ

سلامتی کونسل کل مسئلہ کشمیر پر غور کرے گی

مسٹر یارنگ اپنی رپورٹ کے علاوہ ایک وضاحتی بیان بھی جاری کریں گے

نیویارک ۲۲ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل منگل کے دن سلامتی کونسل اپنے اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر بحث کرے گی اور یارنگ رپورٹ پر غور کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر یارنگ اپنی رپورٹ کے علاوہ کشمیر کے مسئلہ پر ایک وضاحتی بیان جاری کریں گے یاد رہے کہ پچھلے ماہ سلامتی کونسل میں پاکستان کے مستقل نمائندے مسٹر جی احمد نے سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کرنے کی درخواست کی تھی۔ مسئلہ کشمیر پر بحث کے وقت پاکستانی وفد کی قیادت پاکستان کے وزیر خارجہ ملک فیروز خان نون اور بھارت کی نمائندگی ۔۔۔۔۔۔ بھارت کی مسلح فوجوں کے محکمہ کے وزیر مسٹر کرشنا مینن کریں گے۔

ربوہ ۲۳ ستمبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ۔ آج درد و سوزش میں تخفیف شروع ہوئی۔ درد کی ٹیسیں تو اس وقت بھی کہ نو بجے ہیں اٹھ رہی ہیں لیکن نسبتاً ہلکی اور کچھ کچھ وقفہ کے ساتھ۔ ورم کچھ اور کم ہو گیا ہے۔ ضعف کسی کسی وقت زیادہ ہو جاتا ہے۔ احباب سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔

۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے کافی افاقہ ہے البتہ گلے کی تکلیف بدستور ہے۔ احباب آپ کی صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

٭ اور آپ کی صاحبزادی کے اعزاز میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بھی ایک شاندار خیر مقدمی تقریب منعقد ہوئی۔ آج صبح ۶½ بجے حسب پروگرام ایک دن اور دو راتوں کے قیام کے بعد سفیر انڈونیشیا اہالیان ربوہ کے پُرخلوص الوداعی مظاہرہ کے بعد بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے۔ (مفصل آئندہ)

کشمیری عوام کی نجات کا دن اب دور نہیں (شیخ عبد اللہ)

سرینگر ۲۲ ستمبر۔ مقبوضہ کشمیر کے راہنما شیخ محمد عبد اللہ نے کہا ہے کہ اب کشمیری عوام کی نجات کا دن دور نہیں ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں سیلاب سے جن لوگوں کو نقصان پہنچا ہے۔ ان کے نام ایک پیغام میں شیخ عبد اللہ نے کہا ہے کہ کشمیری عوام کو ناگہانی اور سیاسی مصیبتوں کا صبر اور تحمل سے مقابلہ کرنا چاہیئے۔

نتیجہ امتحان رسائل خلافت

رسائل خلافت کے امتحان کا نتیجہ ۲۵ ستمبر کو ربوہ میں الفضل کے اس پرچہ میں بطور ضمیمہ شائع ہو رہا ہے۔ جس پر ۲۶ ستمبر کی تاریخ ہو گی۔ ابو العطاء

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۷ء

جبر و اکراہ کا طریق کار

مسٹر جوزف کلارک نے جو نیویارک امریکہ کے اشتراکی اخبار "ڈیلی ورکر" کے ایڈیٹر تھے اپنی ملازمت سے استعفا دے دیا ہے اور ایک بیان میں کہا ہے :-

"ہنگری کے واقعات نے میری آنکھوں سے وہ پردے ہٹا دیے ہیں جنہوں نے ایک مدت تک مجھے تاریکی میں رکھا۔ پچھلے سال امریکی کمیونسٹ پارٹی کے سترہ ہزار ارکان میں سے کم از کم سات ہزار پارٹی سے علیحدہ ہو گئے اور گزشتہ دس سال میں ساٹھ ہزار امریکی کمیونزم سے منحرف ہو چکے ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی آزادیٔ فکر پر پہرے بٹھاتی ہے۔ میں ان کمیونسٹوں کی مذمت کرتا ہوں جو خروشیف کی ہمنوائی میں یہ کہتے ہیں۔ کہ سٹالن کی تمام غلط کاریوں کی ذمہ داری مالنکوف پر عائد ہوتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ خروشیف بھی ان بدعنوانیوں میں برابر کے شریک ہیں۔"

اشتراکیت کے نظریاتی پراپیگنڈہ نے تقریباً تمام دنیا کے ممالک میں اشتراکیت کے حامی پیدا کر دیئے ہیں۔ چنانچہ جیسا کہ اس بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ خود امریکہ میں بھی بہت سے لوگ اشتراکیت کے حامی ہیں۔ برطانیہ۔ فرانس۔ اٹلی الغرض یورپ کا کوئی ملک ہوگا۔ جہاں اشتراکی نہ پائے جاتے ہوں۔ ایشیا میں چین تو خالص اشتراکی ہے۔ اس کے علاوہ جنوب مشرقی علاقہ کے بہت سے ممالک میں اشتراکی انجمنیں قائم ہیں۔ بھارت میں تو ایک صوبہ میں اب اشتراکی حکومت بھی قائم ہو چکی ہے۔ پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک میں بھی اشتراکی خیال کے لوگ بڑی تعداد میں پیدا ہو چکے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ بے خدا سرمایہ داری نے دنیا کے ہر ملک میں طبقاتی سوال پیدا کر دیا ہے۔ ایک طرف تو چند سرمایہ دار ہیں جو تمام دولت کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف مزدور ہیں جو دراصل ہر ملک کی اکثریت بناتے ہیں۔ اشتراکیت نے اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر ہر ملک میں مزدوروں اور کسانوں کو اپنا گرویدہ کر لیا ہے اور ان کے سامنے منظم طریقہ سے یہ سوال رکھا ہے کہ دنیا کی پیداوار تمام انسانوں کے لئے ہے نہ کہ چند سرمایہ داروں کی ملکیت۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ خیال غربا کو سرمایہ داری کے خلاف برانگیختہ کرنے کے لئے نہایت موثر ہتھیار ہے۔ چنانچہ پچھلی صدی کے نصف سے لے کر آج تک اشتراکیت نے اسی پراپیگنڈہ کی وجہ سے تمام دنیا کے ذہنوں کو متاثر کر رکھا ہے۔ جہاں تک نظریہ کا سوال ہے اشتراکیت کا نظریہ جاذب اور دلآویز ہے۔ لیکن اس نے جو طریق کار اختیار کیا ہے وہ جبر و اکراہ سے خالی نہیں چنانچہ روس میں اشتراکی حکومت محض جبر و اکراہ کے سہارے پر قائم ہوئی ہے۔ یہی حال چین اور دوسرے اشتراکی ممالک کا ہے۔

اس کا لازمی نتیجہ آزادیٔ فکر کا فقدان ہے جیسا کہ مسٹر جوزف کلارک نے اپنے بیان میں کہا ہے جہاں تک پیٹ کا سوال ہے اشتراکی نظریہ برا نہیں لیکن چونکہ اس کی بنیاد صرف مادیات پر ہے۔ اس لئے لازماً اسے جبر و اکراہ کا طریق کار اختیار کرنا پڑا ہے۔ یہی چیز دراصل اشتراکیت کی شکست کا بنیادی سبب ہے۔

اسلام اس سوال کو نہایت پیارے طریقے سے حل کرتا ہے وہ جبر و اکراہ سے نہیں۔ بلکہ ترغیب سے امراء کو اپنی فالتو دولت ملک و قوم کی فلاح کے لئے دینے پر آمادہ کرتا ہے۔ آخر کار دنیا کو اسلام کے اقتصادی نظام کی طرف آنا پڑیگا لیکن یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب دنیا اللہ تعالیٰ اور معاد پر ایمان لے آئے گی ٭

سنگدلی کی انتہاء

اس دفعہ جن مقامات میں سیلاب نے غیر معمولی طور پر عظیم نقصان پہنچایا ہے ان میں سے ضلع سیالکوٹ کو خاص طور سے نازک ترین حالات سے گذرنا پڑ رہا ہے۔ ایک روئداد کے مطابق ضلع بھر میں ۱۸ اموات ہوئیں۔ ۲۷ ہزار مکان تباہ ہوئے ۱۲ ہزار مکانوں کو نقصان پہنچا اور ۹۰۰ دیہات متاثر ہوئے۔ ایک لاکھ ۴۴ ہزار ایکڑ کی فصل تباہ ہو گئی ایک لاکھ چھ ہزار من غلہ اور اٹھارہ صد مویشی ضائع ہوئے۔ سات سو کنوئیں ناکارہ ہو گئے ہیں

یہ اندازہ سرکاری طور پر لگایا گیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اصل نقصان کا ابھی صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکا۔ اور وہ بہت ہی زیادہ ہے۔

یہ صرف ایک ضلع کی حالت ہے۔ اسی طرح بعض دوسرے ضلعوں میں نقصان ہوا ہے۔ اور اس میں شک نہیں ہے کہ حکومت اور بعض جماعتوں نے سیلاب زدگاں کی جہاں تک ہو سکا مدد کی ہے اور بہت سے لوگ اس مصیبت کو دیکھ کر دکھ محسوس کرتے ہیں۔ لیکن کیا یہ تعجب انگیز نہیں ہے کہ جہاں بعض لوگوں کو مصیبت زدگان سے ہمدردی ہے اور انہوں نے حتی الوسع ان کی مدد کی ہے وہاں ہمارے ہی ملک میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اس عام مصیبت سے بھی مالی انتفاع کرنے میں مشغول ہیں۔ چنانچہ ایک روئداد میں ضلع سیالکوٹ کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ

"ایک طرف تو سیلابوں نے عوام کو مصیبت میں مبتلا کیا۔ اور دوسری طرف سماج دشمن عناصر کو ہاتھ رنگنے کا موقع مل گیا۔ حکام ضلع تو ان مصیبت زدگان کی امداد میں مصروف رہے۔ لیکن منافع خوروں نے کھلے بندوں -/۲۳ روپے سے -/۲۵ روپے من گندم کے نرخ بڑھا دیئے جو آج بھی یہی ہیں۔ جب ڈپٹی کمشنر نے نرخوں کو کم کرانے کی مہم چلائی تھی تو منڈی سے ذخیرہ غائب ہو گیا تھا مگر اس وقت -/۲۵ کے حساب سے ہزاروں بوریاں مل سکتی ہیں۔ خود سرکاری ذخیرہ کے لئے گندم نہ مل سکی اور اٹھائیس ہزار من کے متوقع سٹاک کے لئے تقریباً ڈیڑھ سو من گندم خریدی جا سکی۔ حالانکہ بلیک مارکیٹ میں چاہے جتنی گندم خریدی جا سکتی ہے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ضلع میں گندم تو موجود ہے۔ لیکن کڑا احتساب نہیں ہے ضروریات زندگی کی دوسری اشیاء کی مہنگائی تو ایک طرف جب گندم جیسی اہم ضرورت کا یہ عالم ہے۔ تو عوام کی پریشانیوں کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے"

یہ کتنی سنگدلی ہے۔ کہ بجائے مصیبت زدگان کی مدد کرنے کے الٹا ان کی مصیبت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہمارا معاشرتی کردار ابھی بہت پست ہے۔ یہ وقت تو ایسا تھا۔ کہ چاہئے یہ سرمایہ دار اپنے گوداموں کا منہ کھول دیتے۔ اور کم سے کم انہیں جو کرنا چاہئے تھا وہ یہ ہے کہ اناج کا بھاؤ کسی صورت نہ بڑھنے دیتے۔

دعائے مغفرت

یہ خبر افسوس سے سنی جائے گی کہ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مولوی محمد عثمان صاحب مرحوم و عزیزم مکرم یسین صاحب لکھنوی کی والدہ تھیں - مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۵۷ء کو رحلت فرما گئیں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ نہایت صالحہ خاتون تھیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیحد محبت و اخلاص رکھتی تھیں احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرماویں۔

(عبدالمالک خان مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

درخواستِ دعا

مکرم شیخ محمد الدین صاحب قادیانی ٹھیکیدار کوٹھہ سرگودہا ایک عرصہ سے خود بھی بیمار ہیں اور ان کا بچہ بھی عرصہ سے بہت بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے بچے کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور ان کی پریشانیاں دور کرے۔ آمین ؎

اختلاف کے ابتدائی زمانہ کے بعض واقعات

از مکرم چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اصلاح وارشاد ربوہ

آجکل اہل پیغام میں خلافت حقہ اسلامیہ کے خلاف دوبارہ جوش پیدا ہوا ہے۔ اس لئے اختلاف کے ابتدائی زمانہ میں جو واقعات ووکنگ میں ہوئے۔ ان کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ سو اختصاراً عرض ہے کہ ووکنگ میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلیفہ ہونے کی خبر بیک وقت پہونچی۔ تار حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے میرے نام تھی۔ میں نے وہ تار خواجہ صاحب مرحوم کے سامنے رکھ دی۔ تو خواجہ صاحب نے تار پڑھتے ہی فرمایا۔ کہ جماعت میں اختلاف ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ نے کیسے قیاس کیا۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ اگر اختلاف نہ ہوتا تو تار میرے نام ہوتی۔ اور مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے ہوتی۔ میں نے خاموشی اختیار کی۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ تیسرا احمدی ووکنگ میں عبد الحی صاحب عرب تھے۔ انہوں نے بذریعہ تار بیعت کی۔ اس کے بعد اس امر کے متعلق میرے اور خواجہ صاحب مرحوم کے درمیان گفتگو جاری رہی۔ انہی ایام میں مجھے صبح کی نماز سے قبل بیداری میں کشف ہوا۔ میں جاگ گیا تھا اور صبح کی نماز کے لئے اٹھنے کا ارادہ کر رہا تھا۔ کہ میں نے دیکھا۔ کہ میاں غلام حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری چارپائی کے قریب کھڑے ہیں۔ اور پہلے انہوں نے اذان دی ہے۔ اور پھر ہاتھ کھڑا کر کے انگلی سے اشارہ کرتے ہیں کہ پشاور سے لے کر مدارس تک سب بیعت کریں گے۔

لنڈن لائبریری میں میرا ایک لیکچر اسلوب قرآن مجید پر ہونے والا تھا۔ اس کے متعلق مجھے تفہیم ہوئی کہ اس طرح لیکچر دو۔ اس پر میری گھبراہٹ دور ہو گئی۔ اور اطمینان ہو گیا کہ جماعت کا اکثر حصہ بیعت خلافت میں شامل ہو جائے گا۔ اور اس کے ساتھ تبلیغ اسلام کا کام جاری رہے گا۔ اور اسلام کی سچائی کی ندا جاری رہے گی اور خلافت حقہ اسلامیہ کی برکات سے اسلام کی سچائی دنیا کے کناروں تک پہنچا دی جائے گی۔ انہیں دنوں خواجہ صاحب مرحوم کو بھی خواب آئی۔ صبح کے وقت جب اپنے کمرہ سے دفتر میں آیا۔ تو خواجہ صاحب گھبراہٹ میں تھے۔ اور اونچی اونچی سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ رہے تھے۔ میں نے پوچھا خواجہ صاحب کیا معاملہ ہے۔ کہنے لگے۔ کہ مجھے آج رات نہایت وحشت انگیز خواب آئی ہے۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک پہاڑ پر چڑھ رہا ہوں۔ اور چڑھتے چڑھتے میں ایسی جگہ پہونچا ہوں۔ جہاں کچھ دلدل سی ہے۔ اور میں اس میں دھنسنے اور غرق ہونا شروع ہو گیا ہوں۔ جس قدر میں نکلنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتا ہوں۔ اور نیچے دھنستا چلا جاتا ہوں یہاں تک کہ میں گردن تک دلدل میں غرق ہو گیا ہوں۔ پھر پہاڑ کے اوپر سے ایک وزنی پتھر گرا ہے۔ جو میرے سر پر آ کر لگا ہے۔ اور اس پتھر کے دباؤ اور چوٹ سے مجروح ہو کر میں بالکل دلدل میں غرق ہو گیا ہوں۔ پتھر کے سر پر گرنے سے اس قدر خوف و دہشت طاری ہوئی۔ کہ میں جاگ پڑا۔ اب میں نے قرآن شریف سے فال نکالی ہے تو یہ آیت نکلی ہے من یحی العظام وھی رمیم۔

یہ دونوں رویا ۱۹۱۴ء میں ہوئے خواجہ صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب خلافت حقہ اسلامیہ کے مقابلہ کے لئے واپس لاہور پہنچ گئے۔ اور اسی کوشش میں منہمک ہو گئے۔ اور آئندہ روحانی ارتقا سے محروم ہو گئے۔

میں نے جو رویا دیکھا کہ میاں غلام حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس زمانہ میں پشاور میں غالباً اوورسیر تھے۔ انہوں نے پہلے اذان دی اور پھر ہاتھ اٹھا کر انگلی کھڑی کر کے کہا۔ پشاور سے مدراس تک سب بیعت کریں گے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد مجھے متواتر تبلیغ و اشاعت دین کی توفیق بخشی۔ اور مجھے متعدد دفعہ موت سے بچایا۔ بلوچہ نامی جہاز کی غرقابی سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بچایا۔ حالانکہ قادیان میں یہ افواہ مشہور ہو گئی تھی۔ کہ میں بلوچہ میں سفر کر رہا تھا اور وہ جہاز بمعہ تمام سواران اور عملہ کے غرق ہو گیا۔ اسی طرح جب میں ۱۲ ستمبر ۱۹۴۷ء کو گرفتار ہوا ہوں۔ تو وہاں کوئی صورت نہ تھی۔ اور بھارت کی حکومت یہ فیصلہ کر چکی تھی۔ کہ ان کو فوجی قانون کے ماتحت قتل کر دیا جائے۔ اور گولی ماردی جائے میرے بچے عزیزہ ناصر احمد سیال صاحب کو اطلاع ملی۔ کہ میں گولی مار کر شہید کر دیا گیا ہوں۔ یہ اطلاع کس کلکتہ کے دوست کی طرف سے عزیز ناصر احمد سیال کو پہونچی۔ لیکن ناصر احمد کو اس رات خواب میں دکھلایا گیا۔ کہ میں زندہ ہوں اور ایک برآمدہ میں ٹہل رہا ہوں۔

سیالکوٹ کی احمدیہ ریلیف کمیٹی کی شاندار امدادی مساعی

مریضوں کو دوائیاں دی گئیں ایک ہزار کپڑے تقسیم کئے گئے

ملبہ اٹھانے میں اور مکانات بنانے میں مدد دی گئی

بن باجوہ کی پنچایت کمیٹی کی طرف سے اظہار تشکر

احمدیہ ریلیف کمیٹی سیالکوٹ نے مقامی سرکاری فلڈ کنٹرول آفس کی ہدایت کے مطابق بن باجوہ تحصیل پسرور میں یکم ستمبر کو ریلیف پارٹی بھجوائی۔ بن باجوہ سیلاب سے بری طرح متاثر ہوا تھا۔ راستوں کی خرابی کی وجہ سے ان تک کسی قسم کی ریلیف نہ پہونچی تھی۔ احمدیہ ریلیف پارٹی نے وہاں باقاعدہ کیمپ لگایا۔ اس کیمپ کا سکنڈ کمانڈر ناصر احمد پال صاحب کو مقرر کیا گیا۔ طبی امداد کے لئے ڈاکٹر محمد احسان زک صاحب کو انچارج بنایا گیا۔ ان ہر دو اصحاب کی زیر نگرانی انصار اور خدام نے دن رات شاندار خدمات سرانجام دیں۔ ایک ہزار آٹھ سو مریضوں کو دوائیاں دی گئیں۔ ایک ہزار کپڑا تقسیم کیا گیا۔ بیوگان اور مستحق لوگوں کو مکانات بنانے میں امداد دی گئی۔ ملبہ صاف کیا گیا۔ گاؤں والوں نے جو خدمت کا مطالبہ کیا وہ سرانجام دی گئی۔ ۱۰ ستمبر کو "پاکستان ٹائمز" کے سٹاف رپورٹر نے بن باجوہ جا کر ریلیف کے کام کا جائزہ لیا۔ ان کی جو رپورٹ پاکستان ٹائمز میں شائع ہوئی ہے۔ وہ ہمارے ہی ریلیف کے کام کی تھی۔ عقل تسلیم نہیں کرتی کہ پاکستان ٹائمز والوں نے تعصب کی وجہ سے احمدیہ کا لفظ اڑا دیا ہو معلوم ہوتا ہے کہ احمدیہ کا لفظ سہواً رہ گیا ہے۔ بن باجوہ کی پنچایت نے ۱۲ ستمبر کو احمدیہ ریلیف کمیٹی کی خدمات کے بارہ میں جو قرارداد پاس کر کے ڈپٹی کمشنر صاحب کو بھجوائی ہے وہ درج ذیل ہے۔

"ہم ممبران پنچایت بن باجوہ احمدیہ ریلیف کمیٹی سیالکوٹ کے انتہائی شکر گزار ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے بن باجوہ میں ریلیف کمیٹی بھجوائی انہوں نے انتہائی شاندار کام کیا ہے۔ غریبوں کے مکانات بنانے میں مدد دی۔ بیوگان اور لاوارث لوگوں میں کپڑے تقسیم کئے۔ گاؤں کا ملبہ صاف کیا۔ ان کے ڈاکٹر صاحب نے دن رات متواتر کام کیا۔ اور اس علاقے کو صحیح معنوں میں وبا اور بیماری سے بچایا۔ ہمیں افسوس ہے کہ سوائے احمدیہ کمیٹی کے کوئی دوسری پارٹی ہم تک آج تک نہیں پہونچی۔ حالانکہ سارا گاؤں تباہ ہو کر ڈھیر ہو چکا تھا۔ اور لوگوں کی حالت قابل رحم ہے۔ بدستخط ممبران پنچایت"

سکرٹری احمدیہ ریلیف کمیٹی سیالکوٹ

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۵۷ء

دور کہہ رہا ہوں۔ میں نے خود بھی ان لوگوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ میں ہلاک نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح ۱۹۳۴ء میں جب قادیان میں مجھ پر حملہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا۔ الغرض خواجہ صاحب مرحوم ایک امن کی زندگی گزار رہے تھے لیکن قدرت نے ان کو مزید خدمت اسلام کا موقع نہ دیا آخر جیسا کہ خواب دکھلایا گیا تھا سر میں شدید درد کے عارضہ سے وفات پا گئے۔ اور جو ساری عمر خطرات میں گزار رہا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے لمبی عمر دی۔ اور خدمت کا موقعہ بھی دیا۔ ان باتوں کے علاوہ میں قسم کھا سکتا ہوں کہ خواجہ صاحب مرحوم کو جب علم ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کی پارٹی نے امر خلافت سے ہی انکار کر دیا ہے تو سخت گھبرائے اور کہنے لگے۔ مولوی محمد علی صاحب نے یہ بہت بڑی غلطی کی ہے مسلمانوں میں خلافت کا مسئلہ اس قدر پرانا اور راسخ ہو چکا ہے کہ ہماری اس بات کو کوئی نہیں مانے گا۔ میں وہاں ہوتا تو مقابلہ میں خلافت کا دعویٰ کرتا۔ اس طرح کچھ بات بن جاتی۔ خلافت کے عقیدہ کو مسلمانوں میں سے مٹانا ناممکن ہے۔ پھر کہنے لگے ... شروع شروع میں ہمارا کچھ وقار قائم رہے گا۔ لیکن آخر کامیابی آپ لوگوں کو ہوگی۔ ہماری اولادیں اس قابل نہیں ہیں کہ ہمارے کام کو جاری رکھ سکیں۔

انہیں دنوں میں نے یہ خواب دیکھی کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک چارپائی پر استراحت فرما رہے ہیں اور میں پہرہ پر کھڑا ہوں کہ کوئی پاس نہ آئے۔ اتنے میں خواجہ صاحب مرحوم نے کچھ دور کھڑے ہو کر مجھے کہا کہ میں مصافحہ کرنا چاہتا ہوں آپ مجھے مصافحہ کی اجازت دیں۔ میں نے ان کو آگے آنے سے روک دیا۔ اور خیال یہ کیا کہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے اجازت لے لوں۔ اور میں اس خیال کے ماتحت حضور کے قریب ہوا۔ تو میرے سوال کئے بغیر حضور نے فرمایا۔ میرا ہاتھ ان کے ہاتھ کو نہ لگے ورنہ جماعت پر ظلم ہو جائیگا۔ یہ ظاہر ہے۔ جو شخص صدق دل اور اخلاص سے جماعت میں داخل نہیں ہوتا وہ جماعت کے لئے مضر ہوتا ہے۔ یہ حقیقت مجھے تصویری زبان میں دکھلائی گئی۔

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء

بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع ۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ تمام لجنات قواعد کے مطابق اپنی نمائندگان بھجوائیں۔ پچیس ۲۵ عورتوں پر ایک نمائندہ بھجوائی جا سکتی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ بھی اسی موقعہ پر منعقد ہوگی۔ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز بھجوائیں تاکہ ایجنڈا مرتب کیا جا سکے۔ نیز ہر لجنہ اماء اللہ سال رواں کا اپنا بجٹ۔ کل آمد جو ان کی لجنہ اماء اللہ کی ہوئی ہے بھجوائیں نیز یہ بھی لکھیں کہ دوران سال میں انہوں نے کتنا خرچ کیا ہے۔

اجتماع کے موقعہ پر تقریری فی البدیہہ اور تیاری کے ساتھ انعامی مقابلے بھی ہوں گے۔ ہر دو کے لئے نام بھجوائیں۔

فی البدیہہ تقریری مقابلے کے لئے عنوان اسی وقت بتائے جائیں گے۔ جو مقابلہ تیاری کے ساتھ ہوگا اس کے لئے مندرجہ ذیل عنوان دئیے جاتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک پر تقریر کرنی ہوگی۔ بیرونی لجنات کوشش کریں کہ ان کی طرف سے کافی تعداد میں ممبرات ان مقابلوں میں شامل ہوں۔

عنوان مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ خلافت حقہ اسلامیہ۔

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد مبارک میں جماعتی ترقی۔

۳۔ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا

۴۔ دعا۔ ۵ پردہ۔ ۶ رحمۃ للعٰلمین۔ ۷ تربیت اولاد۔ اس کے علاوہ ترجمہ قرآن مجید۔ حفظ قرآن مجید۔ حدیث۔ فقہ۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تحریری مقابلہ ہوگا۔ شامل ہونے والیاں کاغذ۔ قلم۔ دوات اپنے ساتھ لائیں۔ تمام لجنات اماء اللہ اپنی لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ یکم اکتوبر تک خاکسارہ کو بھجوا دیں جس میں علاوہ لجنہ اماء اللہ کے شعبہ جات کی رپورٹ کے مندرجہ ذیل باتوں کی رپورٹ بھی تحریر کریں

۱۔ یکم اکتوبر ۱۹۵۶ء سے لے کر ۳۰ ستمبر ۱۹۵۷ء تک آپ کی لجنہ نے کل کتنا چندہ مسجد ہالینڈ کی مد میں ادا کیا۔

۲۔ یکم اکتوبر ۱۹۵۶ء سے لے کر ۳۰ ستمبر ۱۹۵۷ء تک نصرت انڈسٹریل سکول کی مشینوں کے لئے کل کتنا چندہ ادا کیا ہے۔

۳۔ اکتوبر ۱۹۵۶ء سے لے کر ۳۰ ستمبر ۱۹۵۷ء تک مصباح کے کل کتنے خریدار مہیا کئے ہیں۔

براہ مہربانی یکم اکتوبر ۱۹۵۷ء تک اطلاع دیں کہ آپ کی لجنہ کی طرف سے کون سی ممبر اجتماع میں شامل ہوں گی۔ تاکہ رہائش کا انتظام کیا جائے۔ نیز موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

بیعت لدھیانہ کے متعلق حالات

جماعتوں میں سے جن پرانے احباب کو بیعت لدھیانہ کے حالات کا علم ہو وہ مہربانی کر کے حالات تحریر کر کے نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوائیں۔ امراء اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ ایسے احباب کو توجہ دلائیں اور حالات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

جماعت احمدیہ وزیر آباد کی امدادی مساعی

مصیبت زدگان کے مکانات کی تعمیر اور خوراک اور ادویات کی تقسیم

جماعت احمدیہ وزیر آباد نے ۱۶ من آٹا مصیبت زدگان میں تقسیم کیا۔ (۲) مورخہ ۱۵/۹ بروز اتوار کو ایک پارٹی جو کہ ۱۲ افراد پر مشتمل تھی محلہ اسلام آباد۔ وزیر آباد میں گئی اس محلہ کے تمام مکانات سیلاب کی وجہ سے گر گئے ہیں وہاں پر امدادی کیمپ لگایا گیا۔ (۳)

چھبیس ۲۶ ماہ ستمبر

تربیتی کلاس میں شمولیت کے لئے نمائندگان چھبیس ۲۶ کی شام تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جائیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

یاد رکھئے!

کہ چندہ تحریک جدید دفتر دوم کی وصولی کے سلسلہ میں جن مجالس کا کام نمایاں ہوگا ان کے قائد کو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حسن کارکردگی کی بنا پر اسناد دی جائیں گی اور ان کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں برائے دعا پیش کئے جائیں گے۔

اگر آپ کی مجلس اس سلسلہ میں پہلے کماحقہ کام نہیں کر سکی تو اب بھی وقت ہے۔ اگر ہمت کریں تو آپ کی مجلس بھی نمایاں کام کرنے والی مجالس میں شامل ہو سکتی ہے۔

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

ایک احمدی نوجوان کی نمایاں کامیابی

چوہدری منظور احمد صاحب باجوہ نے امسال پنجاب یونیورسٹی کا امتحان ایم۔ ایس۔ سی کیمیکل ٹیکنالوجی میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور ۴۰۳ نمبر حاصل کر کے پنجاب یونیورسٹی میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ہے۔ آپ چوہدری محمد عالم صاحب باجوہ نمبردار فتح پور ضلع سیالکوٹ کے بیٹے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ کامیابی اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔

---

(۳) اور تمام علاقہ میں مچھر مار پاؤڈر گرایا گیا (۴) ۵۰ ٹکیاں پلوڈرین کی تقسیم کی گئیں۔ قریباً سو افراد کو دوائی اور انجکشن لگائے گئے۔ محلہ میں غریب اور مستحق لوگوں کے مکانات تعمیر کئے گئے

صبح آٹھ بجے سے لے کر شام ۴½ بجے تک کام کیا گیا۔ اور عوام کے پست حوصلوں کو بلند کیا کہ مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر ایک دوسرے کی امداد کریں۔

غلام احمد قائد خدام الاحمدیہ وزیر آباد
ضلع گوجرانوالہ

مشہور مؤرخ ایڈورڈ گبن کا اظہارِ حقیقت

(از جناب مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے راجیکی ناظر امور عامہ قادیان)

حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے کامل اور آخری دین کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ اور آپ کو ایسی شریعت سے نوازا جو قیامت تک دنیا کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے کافی ہے۔ آپؐ کے ذریعہ سے وہ کلام نازل ہوا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے "الذکر" کے نام سے موسوم کیا۔ اور اس کی حفاظت کا روزِ قیامت تک ذمہ لیا۔ ایک طرف اس کلام الٰہی کی لفظی حفاظت کے انتظامات ایسے رنگ میں فرمائے کہ جس کی نظیر کسی اور الہامی کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ اور دوسری طرف اس کی معنوی حفاظت وخدمت کے لئے محدثین، مجددین، اولیاء اور علماء ربانیین کا ایک نہ منقطع ہونے والا سلسلہ امت محمدیہ میں قائم فرمایا۔

آج امت مسلمہ مذہبی دنیا میں فخر اور عزت کے ساتھ یہ دعوےٰ پیش کرسکتی ہے۔ کہ اس کا رسولؐ سب سے زیادہ مقبول اور روحانی راہِ سلوک کو طے کرانے میں سب بڑھ کر کامیاب ہے۔ اور مسلمانوں کی الہامی کتاب "قرآن" لفظی اور معنوی اعتبار سے سب سے زیادہ محفوظ اور روحانی اور اخلاقی اقدار کے پیش کرنے میں سب سے بڑھ کر موثر اور کارآمد رہے ہے۔

انسانی معاشرہ کو کامیابی سے ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے جو اصول عرب امی نبیؐ نے آج سے پونے چودہ سو سال پیشتر خدائی نور سے اقتباس کرکے دنیا کے سامنے پیش کئے وہ آج بھی اسی طرح کارآمد اور مفید ہیں۔ جس طرح قرونِ وسطیٰ میں تھے۔ زمانہ کے انقلابات اور سوشل نظام کی تبدیلیوں سے ان اصولوں کی افادیت میں کمی نہیں آئی۔ دنیا کے مفکرین نے انسانی معاشرہ کی بہبود و ترقی کے لئے مختلف قوانین وضع کئے اور جب وہ تجربہ کی کسوٹی پر کامیاب ثابت نہ ہوسکے۔ تو ان میں وقتاً فوقتاً تبدیلیاں کی گئیں۔ ان میں سے جو قواعد اسلامی اصولوں کے مطابق تھے۔ وہ مستقل طور پر رائج ہوئے۔ اور ان کے ذریعہ سے اہل دنیا کے لاینحل مسائل کے حل ہونے میں مدد ملی ہیں جو قواعد اسلامی اصولوں سے متخالف اور متخالف تھے۔ وہ آہستہ آہستہ دنیا سے مٹتے گئے۔

انسانی مساوات، نکاح بیوگان، تعدد ازدواج، طلاق، تقسیم ورثہ، حرمت سود، ادائیگی زکوٰۃ وغیرہ بیسیوں امور میں اسلام نو تہذیب یافتہ دنیا کے لئے مشعل ہدایت کا کام دے رہا ہے۔ بے شبہ بعض مسائل میں ابھی تہذیب نو کے علمبرداروں نے اسلامی رہنمائی کو خوشی سے قبول نہیں کیا۔ لیکن حالات کی مجبوری سے وہ جلد یا بدیر آسمانی ہدایت کو ضرور قبول کریں گے۔ کیونکہ اس کے بغیر ان کے لئے چارہ نہیں۔

بعض علمی حلقوں کی طرف سے گاہے گاہے یہ آواز اٹھتی رہتی ہے۔ کہ اسلامی اصولوں میں لچک نہیں اور ان میں حالات کی تبدیلی کے ساتھ تبدیلی ہونے کی گنجائش نہیں پائی جاتی۔ اس لئے وہ دنیا کے مسائل کو حل کرنے کے قابل نہیں۔ لیکن یہ اعتراض محض قلتِ تدبر کی بناء پر ہے۔ اسلام کے اصول انسانی عقل سے وضع نہیں کئے گئے جو محدود اور ناقص ہے بلکہ ان کی بنیاد کلام الٰہی پر ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا علم قیامت تک کے حالات پر حاوی ہے۔ پھر قرآن کریم نے ضروری اصولی تعلیم پیش کی ہے۔ فروعات اور تفصیلات کو طے کرنے کے لئے انسانی غور و فکر کو بے کار نہیں چھوڑا۔ حالات کے مطابق علماء امت اپنے اپنے زمانہ کے مسائل کو اس بنیادی تعلیم کی روشنی میں حل کرتے رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی اسی طریق پر پیش آمدہ مسائل کا حل ہوتا رہے گا۔ آج تک اسلامی تعلیم مسائل ضروریہ کے حل کرنے سے کبھی قاصر نہیں رہی۔ اور گذشتہ چودہ سو سال کا تجربہ بتاتا ہے۔ کہ جب بھی کوئی اہم مسئلہ دنیا کے سامنے آیا اسلام میں اس کا حل مل گیا۔ پس اسلام کے لئے انقلاباتِ زمانہ کی وجہ سے کوئی لاینحل مشکل نہ کبھی پیدا ہوئی ہے۔ اور نہ ہی آئندہ کوئی ایسا خطرہ در پیش ہے۔

ذیل میں مشہور مؤرخ ایڈورڈ گبن کا ایک حقیقت افروز بیان درج کیا جاتا ہے جو انہوں نے اپنی مشہور عالم کتاب (یعنی تاریخ زوال روما) میں تحریر کیا ہے۔ اس بیان پر خاص طور پر وہ مسلمان غور و فکر کریں جو آج کل اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ نماز بجائے عربی کے اردو یا کسی اور زبان میں پڑھی جائے۔ یہ قرآن کریم اور نماز کے اصل الفاظ کو محفوظ رکھنے کی برکت ہی ہے۔ کہ اسلامی دنیا بہت سی بدعتوں اور اختلافات سے بچی ہوئی ہے۔ اور غیروں کی نگاہ میں اہل اسلام کا یہ اتحاد و اتفاق اور یکجہتی موجب کشش اور حیرت و استعجاب ہے۔

ایڈورڈ گبن صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب کا استقلال

"یہ مذہب اسلام کی تبلیغ نہیں بلکہ اس کا استقلال ہے جو ہمارے لئے باعث حیرت و استعجاب ہے۔ وہی خالص اور کامل اثرات جو آنحضرت صلعم نے مکہ اور مدینہ میں لوگوں پر ڈالے بارہ صدیوں کے انقلابات کے بعد ہندوستانی افریقی اور ترکستانی نومسلموں میں اب تک محفوظ چلے آتے ہیں۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری سینٹ پیٹرس یا سینٹ پولس پوپ کے دار الخلافہ ویٹیکن میں واپس آسکیں تو ممکن ہے کہ وہ اس "معبود" کے متعلق دریافت کریں۔ جس کی پر اسرار رسومات کے ساتھ اس عظیم الشان گرجا میں پرستش کی جا رہی ہے۔ گو آکسفورڈ یا جنیوا میں ان کو کچھ کم حیرت کا سامنا ہو۔ لیکن ان کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے کے لئے گرجا سے متعلق ہدایت نامہ کو پڑھیں۔ اور راسخ العقیدہ مفسروں کی تفاسیر کو جو ان کی اپنی تحریروں اور ان کے آقا کے الفاظ پر لکھی گئی ہیں مطالعہ کریں۔ اس کے برعکس ابا صوفیہ کی ترکی مسجد کا قبہ جو اپنی وسعت اور شان میں بہت بڑھ چکا ہے اب بھی اسی یکجہتی اور خام مسجد کی نمائندگی کرتا ہے جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں اپنے ہاتھوں سے بنائی تھی۔ مسلمانوں نے اپنے معبود کو انسانی جذبات اور تخیلات کی سطح پر لانے کے رجحان کا عالمگیر طور پر مقابلہ کیا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ دین اسلام کا سیدھا۔ اور غیر متبدل کلمہ ہے۔ معبود حقیقی کے ذہنی تصور کو اسلام میں ظاہری بت کی شکل پر کبھی گرایا نہیں گیا۔ اور نہ ہی رسول اللہ کے بلند مقام کو کبھی بشریت کے مقام سے اوپر سمجھا گیا ہے۔ اور موجودہ زمانہ کے مسلمانوں نے صحابہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جذبات شکرگزاری کو معقولیت اور مذہبی اصولوں کی حدود کے اندر رکھا ہے۔ ....

گو صفات الٰہی کے متعلق مافوق الطبعی سوالات اور [illegible] اختیار اور قدرت کی باتوں نے مسلمانوں کے مختلف مکاتیبِ خیال میں انتشار پیدا نہیں کیا۔ اور نہ ہی عیسائیوں کی طرح لیکن مسلمانوں میں ان خیالات نے عوام کے جذبات کو نہیں ابھارا۔ اور نہ ہی حکومت میں بدنظمی پیدا کی ہے اس فرق کا سبب مذہبی اور سیاسی اداروں کو اکٹھا یا الگ الگ کرنے میں پایا جاتا ہے۔ اسلامی خلفاء نے اس بات میں خاص طور پر دلچسپی لی کہ وہ مذہب میں کوئی بدعت پیدا نہ ہونے دیں۔ گرجا کی مخصوص تنظیم اور پادریوں کی دینی اور دنیوی خواہشات کا مخصوص انداز مسلمانوں میں نہیں پایا جاتا۔

اسلام میں فقہاء ہی مذہبی مسائل اور قرآنی الہام کی تشریح اور تفسیر کرتے اور لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں بحر اوقیانوس سے لے کر دریائے گنگا تک قرآن کریم ہی مسلمانوں کا دستورِ حیات ہے۔ نہ صرف دینی امور میں بلکہ دیوانی اور فوجداری ضابطہ میں بھی۔ اور وہ قوانین جو انسانی اعمال اور جائداد کو منضبط کرتے ہیں۔ سب کے سب کلام الٰہی کے غیر متبدل الفاظ پر مبنی کئے گئے ہیں۔"

(زوال روما صفحہ ۴۶۸-۴۶۹)

جلسہ سالانہ کیلئے ٹنڈروں کی ضرورت

جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے لئے مندرجہ ذیل ٹنڈروں کی ضرورت ہے خواہشمند احباب افسر صاحب جلسہ سالانہ کے نام بھجوا کر ممنون فرماویں۔

۱۔ ٹنڈر گوشت گائے

۲۔ ٹنڈر گوشت بکرہ

۳۔ ٹنڈر آٹا گندھائی و پیڑے کروائی۔

۴۔ ٹنڈر باورچیاں

۵۔ ٹنڈر نانبائیاں

۶۔ خاکروب

۷۔ ٹنڈر روشنی

نوٹ:۔ ٹنڈر کی آخری تاریخ ۲ اکتوبر تک ہوگی۔ اور یہ ضروری ہوگا۔ کہ ٹھیکہ اسی کو دیا جاوے جس کے ریٹ کم ہوں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

شادی کے موقعہ پر لڑکی والوں کی طرف سے دعوت طعام

احباب اسلامی ہدایت کی پابندی کریں

حال ہی میں نظارت اصلاح وارشاد کے نوٹس میں یہ امر لایا گیا ہے کہ ۲۰ر مارچ کے الفضل میں جو مجلس افتاء کی طرف سے ایک اعلان زیر عنوان "رخصتانہ کے موقعہ پر مدعوین کو چائے وغیرہ پیش کرنا جائز ہے" سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے شائع کیا گیا ہے۔ اس میں یہ تحریر ہے۔ کہ ایسے موقعوں پر "دعوت طعام ناپسندیدہ ہے" اس کا مطلب یہ سمجھا گیا ہے۔ کہ دعوت طعام دینا ناجائز نہیں ہے۔ اور یہ سمجھ کر لڑکی کے رخصتانہ پر احمدی اور غیر احمدی احباب کو دعوت طعام پر بلایا گیا ہے۔ نظارت ہذا کے نزدیک اس فعل سے فتویٰ کی حدود سے تجاوز کیا گیا ہے۔ جو مناسب نہ تھا۔ اعلان کا عنوان ہی بتاتا ہے۔ کہ لڑکی کے رخصتانہ پر چائے وغیرہ پیش کی جاسکتی ہے۔ دعوت طعام نہیں دی جاسکتی۔ اندریں حالات "دعوت طعام ناپسندیدہ ہے" کا جو مطلب سمجھا گیا ہے۔ وہ نادرست ہے۔ اس کے لئے بطور تشریح ہم حضور کے ایک خطبہ سے دو اقتباس پیش کرتے ہیں۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اسلامی ہدایت کی پابندی کریں۔ اقتباس حسب ذیل ہیں:۔

(۱) "سادہ طور پر کوئی ہلکا سا ناشتہ اس موقعہ پر مہمانوں کے پیش کر دینا بُری بات نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایسے موقعہ پر دودھ وغیرہ پیش کیا ہے۔ لیکن اس تقریب کو یہ رنگ دینا کہ وہ ایک باقاعدہ چائے کی دعوت تھی۔ ایک بدعت کا قیام ہے۔ جس کی تردید کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں"۔

نیز حضور فرماتے ہیں کہ:۔

(۲) "مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ الفضل میں گذشتہ ایام میں ایک خبر شائع ہوئی تھی کہ کسی شخص نے اپنی لڑکی کی شادی کی تقریب پر قادیان کے دوستوں کو باقاعدہ کھانے کی دعوت دی۔ یہ ایک ناجائز فعل تھا۔ جس نے دعوت دی۔ اس نے بھی غلطی کی۔ جو شامل ہوئے انہوں نے بھی غلطی کی۔ الفضل نے اس خبر کو شائع کر کے ایک غلط امر کی تائید کی۔ اور اس کی اشاعت میں حصہ لینے کا گناہ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اس قسم کی دعوت کو خلاف شریعت قرار دیا کرتے تھے میرے اپنے علم کی رو سے خواہ یہ خلاف شریعت نہ سہی۔ مگر خلاف منشاء شریعت ضرور ہے۔ اور احمدی احباب کو اس قسم کی حرکات سے بچنا چاہیئے۔ (اخبار الفضل ۱۹ر دسمبر ۱۹۴۰ء)

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد

تصحیح

جماعت احمدیہ میرپور خاص کے جلسہ سیرۃ النبیؐ کی جو رپورٹ الفضل میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں ایک نام پر وفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے چھپ گیا ہے۔ دراصل یہ نام چوہدری محمد اسلم صاحب ایم ایس سی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(مردان خان سیکرٹری اصلاح وارشاد میرپور خاص)

مجالس انصار اللہ کیلئے پہلے پارہ کا امتحان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض آپ کے الہامات میں یہ بیان کی گئی ہے کہ یحی الدین ویقیم الشریعۃ" (تذکرہ) کہ مسیح موعود دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ ان دونوں کاموں کے لئے قرآن کریم کا جاننا بہت ضروری ہے۔ اندریں صورت احباب انصار اللہ سے امید کی جاتی ہے کہ وہ قرآن کریم کو نہ صرف سادہ طور پر پڑھیں۔ بلکہ اس کے معانی اور مطالب کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ اس غرض کے لئے قرآن کریم کے پہلے پارہ کے امتحان کے لئے ۳ر نومبر ۱۹۵۷ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ قیادت تعلیم انصار اللہ کے پیش نظر یہ امر ہے کہ ہر سال ایک پارہ کا کم از کم ضرور امتحان ہوا کرے۔ احباب انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ شمولیت فرمائیں۔

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

کا

پیغام دورِ حاضر کے مسلم کے نام

مندرجہ ذیل سطور مجلس خدام الاحمدیہ فتح پور ضلع گجرات نے بصورت پوسٹر شائع کی ہیں (ادارہ)

آج سے تقریباً چار سو سال قبل حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر پیشگوئی فرمائی تھی کہ حقیقتِ محمدیؐ ایک ہزار و چند سال بعد حقیقتِ احمدیؐ کے نام سے موسوم ہوگی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

واقول قولا عجبا لم یسمعه احد وما اخبر به مخبر باعلام اللہ تعالیٰ ایای وبفضله وکرمه

آنچہ بعد از ہزار و چند سال از زمان رحلت آں سرور علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتحیات زمانے مے آید کہ حقیقت محمدیؐ از مقام خود عروج فرماید و بمقام حقیقت کعبہ متحد گردد۔ دریں زمان حقیقت محمدی احمدیؐ نام یابد و مظہر ذاتِ احد جل سبحانہ گردد"۔ (رسالہ مبداء و معاد ص ۵۸)

ترجمہ:۔ یعنی میں ایک عجیب بات خدا تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے بتاتا ہوں جس کی اس نے مجھے اطلاع دی ہے۔ جسے کسی نے نہیں سنا۔ اور نہ کسی خبر دینے والے نے اس کے متعلق خبر دی ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کی رحلت سے ایک ہزار چند سال بعد ایک ایسا زمانہ آتا ہے جب کہ حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج کر کے حقیقت کعبہ سے مل جائے گی۔ اس وقت حقیقت محمدیؐ کا نام احمدی ہو جائے گا۔ اور اس وقت احمدیت ہی خدا کی صفت احد کا مظہر ہوگی۔

ہمارے مسلمان بھائیوں کے لئے مقام غور ہے کہ کیا اس پیشگوئی کا صحیح مصداق وہ سلسلہ تو نہیں جس کا نام اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے "مسلمان فرقہ احمدیہ" بدیں الفاظ رکھا۔

"اور وہ نام جو اس سلسلہ کے لئے موزوں ہے جس کو ہم اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے پسند کرتے ہیں۔ وہ نام مسلمان فرقہ احمدیہ ہے اور جائز ہے۔ اس کو احمدی مذہب کے مسلمان کے نام سے پکاریں"۔ (اشتہار ۴ر نومبر ۱۹۰۰ء)

پیشکردہ:۔ مجلس خدام الاحمدیہ فتح پور گجرات

حج سے بخیریت واپسی

میری والدہ محترمہ کے حقیقی ماموں خان احسن اللہ خانصاحب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ فریضۂ حج ادا کر کے ۱۸ر ستمبر ۱۹۵۷ء بروز بدھ بوقت ۸ بجے شب بخیریت بذریعہ ٹرین واپس لائلپور تشریف لے آئے ہیں۔ آپ چار بھائی اور ایک بہن حیات ہیں۔ آپ کے والد خان قدرت اللہ خانصاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابہ میں سے تھے۔ آپ خان قدرت اللہ خانصاحب مرحوم کے سب سے چھوٹے فرزند ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور انہیں خدمت دین کا زیادہ سے زیادہ موقع عطا فرمائے۔ آمین

بشیر الدین احمد شمس میڈیکل ہال لائلپور

درخواست دعا:۔ میرا بچہ عزیزم منیر احمد قریباً ایک ماہ سے سخت بیمار ہے۔ ہاتھ پاؤں کام نہیں دے رہے احباب دعائے صحت فرمائیں (میاں) سلطان احمد درویش قادیان

مغربی نیوگنی — انڈونیشیا کا ”کشمیر“

حکومت انڈونیشیا نے جکارتہ سے اعلان کیا ہے کہ وہ مغربی نیوگنی کا مسئلہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پیش کرے گی۔ مغربی نیوگنی کا مسئلہ انڈونیشیا کے لئے اتنا ہی اہم اور فیصلہ طلب ہے۔ جتنا پاکستان کے لئے مسئلہ کشمیر۔ اس مسئلہ پر انڈونیشیا اور ہالینڈ میں اتنی ہی کشیدگی ہے۔ جتنی پاکستان اور بھارت میں۔ انڈونیشیا نے ۱۸ دسمبر ۱۹۴۹ء کو آزادی حاصل کی تھی اور جب سے ہی یہ مسئلہ دونوں ممالک کے درمیان نزاع کا باعث چلا آرہا ہے۔ اس مسئلہ پر انڈونیشیا کی وزارتیں کئی بار اور ہالینڈ کی وزارت ایک بار ٹوٹ چکی ہے۔ انڈونیشیا کا موقف یہ ہے کہ مغربی نیوگنی انڈونیشیا کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے یہ علاقہ اس کے حوالے کر دینا چاہیئے۔ لیکن ہالینڈ اس کی فوجی اہمیت دیکھتے ہوئے اسے کسی قیمت پر دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں۔

مغربی نیوگنی دراصل جزیرہ نیوگنی کا ایک حصہ ہے۔ نیوگنی شرق الہند میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ ۳ لاکھ ۲۰ ہزار مربع میل ہے اور آبادی دس لاکھ ہے۔ جزیرہ نیوگنی کے دو حصے ہیں۔ ایک مشرقی نیوگنی اور دوسرا مغربی نیوگنی کہلاتا ہے۔ لیکن مغربی نیوگنی رقبہ میں مشرقی نیوگنی سے بڑا اور آبادی میں چھوٹا ہے۔ مغربی نیوگنی کا رقبہ ایک لاکھ ۶۲ ہزار مربع میل اور آبادی دو لاکھ ہے۔ مشرقی نیوگنی آسٹریلیا کا زیر انتظام علاقہ ہے۔

جب ہالینڈ نے ۱۸ دسمبر ۱۹۴۹ء کو انڈونیشیا کو آزادی دی تو اس نے اس وعدہ پر مغربی نیوگنی کو اپنے زیر تسلط رکھا کہ وہ مستقبل قریب میں اسے انڈونیشیا کے حوالے کر دے گا۔ اس وقت ہالینڈ نے اپنے اس موقف کی وجہ جواز یہ پیش کی تھی کہ چونکہ فوجی اعتبار سے یہ علاقہ بہت اہم ہے اور انڈونیشیا ابھی اس قابل نہیں کہ اس کی حفاظت کر سکے۔ اس لئے جیسے ہی انڈونیشیا طاقتور ہو گیا۔ ہالینڈ اپنا وعدہ ایفا کر دے گا۔

تین چار سال تو انڈونیشیا نے مصلحتاً خاموشی اختیار کی۔ لیکن آخر کار اس نے ہالینڈ سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنا وعدہ پورا کرے اور مغربی نیوگنی انڈونیشیا کے حوالے کرے۔ ہالینڈ نے ٹال مٹول شروع کیا اور آخر کار یہ کہہ دیا کہ وہ فی الحال اسے انڈونیشیا کے حوالے نہیں کرے گا۔ ہالینڈ کی اس ضد کے پس پردہ دراصل مغربی بلاک کا ہاتھ ہے جو یہ ہرگز نہیں چاہتے کہ جنوب مشرقی ایشیا کا سب سے بڑا فوجی اڈہ ان کے حلیف ہالینڈ کے قبضہ سے نکل کر ایسے ملک کے ہاتھ میں چلا جائے۔ جہاں کمیونزم کے رجحانات ترقی پذیر ہیں۔ یہاں پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ مغربی نیوگنی میں ولندیزیوں کی عظیم فوجی طاقت موجود ہے۔

آسٹریلیا بھی مغربی نیوگنی کے مسئلہ پر ہالینڈ کے موقف کا حامی اور انڈونیشیا کا مخالف ہے اس کی دو وجوہ ہیں۔ اول یہ کہ وہ مغربی بلاک کا موید ہے۔ جو یہ چاہتا ہے کہ یہ علاقہ ہالینڈ کے ہاتھوں سے نہ نکلے دوم یہ کہ اگر مغربی نیوگنی نے آزادی حاصل کر لی تو اس کا اثر اس کے زیر انتظام علاقے یعنی مشرقی نیوگنی کے باشندوں کے اذہان پر بھی پڑے گا۔ اور وہ بھی آزادی و خود مختاری یا مغربی نیوگنی سے الحاق کا مطالبہ کریں گے۔

نیوگنی کا مسئلہ حل کرنے کے لئے ہالینڈ اور انڈونیشیا میں تقریباً چھ سالوں سے ایسے ہی مذاکرات ہو رہے ہیں لیکن ہالینڈ کئی بار انڈونیشیا سے وعدے کر کے مکر گیا۔

انڈونیشیا میں جو وزارت بھی بنتی ہے وہ اس بات کا عزم کرتی ہے کہ مغربی نیوگنی کو ہالینڈ کے تسلط سے نجات دلائی جائیگی مسئلہ مغربی نیوگنی پر انڈونیشیا کا ہر شہری حکومت کا مؤید اور جنگ کے لئے آمادہ ہے اور انڈونیشیا میں ایک نہیں کئی وزارتیں اس مسئلہ کی بنیاد پر ٹوٹ چکی ہیں۔

اب انڈونیشیا نے چاروں طرف سے مایوس ہو کر مسئلہ نیوگنی کو جنرل اسمبلی میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

درخواست ہائے دعا

ہمارے ایک مخلص احمدی دوست عامر… محمد درویش صاحب عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ ٹی بی - بیماری درویشان قادیان اور جملہ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔

عبد الغنی بٹ احمدی بدوملہی

بندہ کی اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے احباب اس کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار عبد الکریم سیالکوٹ

معاہدہ سیٹو

۸ ستمبر ۱۹۵۴ء کو فلپائن کے دارالحکومت منیلا میں آٹھ طاقتوں۔ امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس۔ نیوزی لینڈ۔ آسٹریلیا۔ فلپائن۔ تھائی لینڈ اور پاکستان نے دفاعی اور باہمی اقتصادی امداد کے معاہدے پر دستخط کئے۔ اس معاہدے کو عرف عام میں ”سیٹو“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جو جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کی دفاعی تنظیم (ساؤتھ ایسٹ ایشیا ٹریٹی آرگنائزیشن) کا مختصر نام ہے۔

مغربی یورپ میں اشتراکی روس کی پیش قدمی روکنے کے بعد امریکہ کو جنوب مشرقی ایشیا میں اشتراکیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے خلاف بند باندھنے کی فکر لاحق ہوئی۔ اس کا بڑا سبب یہ تھا۔ کہ چین میں اشتراکیوں کے فوجی طاقت کو زک دینے کے بعد یہ خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ کہ اگر اشتراکیت کے پھیلاؤ کی یہی رفتار رہی اور اسے روکا نہ گیا۔ تو پھر ایک دن یہ طوفان جنوب مشرقی ایشیا (جس میں مشرقی پاکستان بھی شامل ہے) کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اسی مشترکہ خطرے کے پیش نظر فلپائن اور تھائی لینڈ وغیرہ نے مغربی جمہوریتوں پر زور ڈالا کہ وہ معاہدہ شمالی بحر اوقیانوس (NATO) کی طرح جنوب مشرقی ایشیا کی اجتماعی سلامتی اور تحفظ کے لئے بھی ایک معاہدہ مرتب کریں چنانچہ مغربی جمہوریتیں۔ بالخصوص برطانیہ نے اس سلسلہ میں دوسری مغربی حکومتوں اور جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی حکومتوں سے تبادلۂ خیال کیا۔ اور اس کے بعد یہ اعلان کیا گیا کہ ۶ سے ۸ ستمبر ۱۹۵۴ء تک منیلا میں آٹھ طاقتوں کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس ہو گی ‒ ‒ ‒ ‒ ‒ ‒ ‒ اس کانفرنس کے خاتمے پر ایک معاہدے کا اعلان کیا گیا اس معاہدے کا متن حسب ذیل ہے

۱۔ اقوام متحدہ کے منشور کے تحت معاہدے کے شرکاء بین الاقوامی تنازعات کو پرامن ذرائع سے حل کریں گے۔ اور اپنی فوجی طاقت ایسے مقاصد کے لئے استعمال نہیں کریں گے جو اقوام متحدہ کے اغراض و مقاصد کے منافی ہوں۔

۲۔ معاہدے کے شرکاء اپنی انفرادی حیثیت سے نیز اجتماعی طور پر مسلح حملے کا مقابلہ اور تخریبی کارروائیوں کا سد باب کریں گے۔

۳۔ شرکاء اقتصادی ترقی اور معاشرتی بہبود کے لئے آپس میں تعاون اور باہمی امداد کا تبادلہ کریں گے۔

۴۔ اگر معاہدے کے کسی رکن ملک پر حملہ ہوا تو اس کے تمام شرکاء مشترکہ طور پر اس کا مقابلہ کریں گے۔

۵۔ معاہدے کی شرائط کی تکمیل کے لئے ایک وزارتی کونسل قائم کی جائے گی۔ جس کا اجلاس کسی وقت بھی بلایا جا سکتا ہے

۶۔ یہ معاہدہ ان ذمہ داریوں پر کسی شکل میں بھی اثر انداز نہیں ہو گا۔ جو اس کے شرکاء پر اقوام متحدہ کے منشور کے تحت عاید ہوتی ہیں

۷۔ معاہدے کے دستخط کنندگان کسی ایسے معاہدے میں شریک نہیں ہوں گے۔ جس کے مقاصد اس معاہدے کے منافی ہوں۔

۸۔ کوئی نیا ملک اس معاہدے میں شریک ہونا چاہیے۔ تو تمام شرکاء کی منظوری سے ایسا کر سکتا ہے بشرطیکہ یہ ملک معاہدے کے اغراض و مقاصد اور جنوب مشرقی ایشیا کے تحفظ میں مدد دینے کے قابل ہو۔

۹۔ یہ معاہدہ جنوب مشرقی ایشیا اور جنوب مشرقی بحر الکاہل پر محیط ہو گا۔ لیکن تمام ارکان کی منظوری سے دوسرے علاقوں کے ملکوں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔

۱۰۔ معاہدے کا نفاذ تمام دستخط کنندہ ملکوں کی توثیق کے بعد ہو گا۔

۱۱۔ معاہدے کی میعاد غیر معین ہے۔ لیکن ہر ملک حکومت فلپائن کو ایک سال کا نوٹس دے کر اس سے علیحدہ ہو سکتا ہے۔ جس کی اطلاع حکومت فلپائن دوسرے ملکوں کو دے گی۔

امریکی نمائندے اور وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے معاہدے پر دستخط کرتے ہوئے اس امر کی تحریری طور پر وضاحت کر دی کہ امریکہ کی رائے میں دفعہ ۴ سے مراد صرف اشتراکی حملہ ہے لیکن غیر اشتراکی حملے کی صورت میں بھی آپس میں صلاح مشورہ کیا جا سکتا ہے۔

… کے بعد ۲۲ فروری سے ۲۵ فروری ‒ ‒ ‒ ‒ ۱۹۵۵ء تک تھائی لینڈ کے دارالحکومت بنکاک میں آٹھ ملکوں کے وزرائے خارجہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا۔ تنظیم کا صدر مقام بنکاک میں قائم کیا جائے اور اس میں مندرجہ ذیل تین گروپوں کو بنیادی حیثیت حاصل ہو گی۔

۱۔ فوجی گروپ جو جارحانہ حملے کی روک تھام کا منصوبہ بنائے گا۔

۲۔ مخالف تخریب گروپ جو کمیونسٹوں اور ان کے کارندوں کے خلاف متحدہ اقدام کرے گا۔

۳۔ اقتصادی گروپ جو رکن ممالک کی معاشی بدحالی دور کرنے کے لئے ضروری اقدامات کریگا۔

کانفرنس میں طے پایا کہ ہر ملک ان تینوں گروپوں میں اپنا نمائندہ مقرر کریگا۔ جو اپنے ملک کی نمائندہ جماعت کے رکن بھی ہوں گے۔ ایک بین الاقوامی سیکرٹریٹ ہو گا۔ اور ہر ملک کا اپنا علیحدہ سیکرٹریٹ ہو گا۔ اس کے بعد اس کا ایک اور اجلاس کراچی میں (۱۹۵۶ء) اور دوسرا کینبرا (آسٹریلیا) میں ۱۹۵۷ء میں ہوا۔

مشرقی پاکستان کا دورہ ختم کرنیکے بعد وزیر اعظم کراچی پہنچ گئے

صدر سے مشورہ کے بعد یونٹ کے متعلق بیان دیں گے

کراچی ۲۳ ستمبر وزیر اعظم حسین شہید سہروردی ڈھاکہ سے کراچی واپس پہنچ گئے اخباری نمائندوں نے مغربی پاکستان کی سیاسیات کے بارے میں وزیر اعظم سے متعدد سوالات دریافت کئے لیکن مسٹر سہروردی نے کہا۔ میں صورت حال کا مکمل جائزہ لئے بغیر ایک لفظ بھی نہیں کہوں گا۔

فضائی اڈہ پر اخباری نمائندوں نے یونٹ ختم کرنے کے متعلق مغربی پاکستان اسمبلی کی قرارداد کے بارے میں سوالات کئے تو مسٹر سہروردی نے کہا۔ یہ مسئلہ بڑا پیچیدہ ہے اور اس کے نتائج بڑے دور رس ہونگے۔ کیا آپ اپنے وزیر اعظم کو اتنا ہی غیر ذمہ دار شخص خیال کرتے ہیں کہ وہ اتنے اہم مسئلہ کے بارے میں فضائی اڈہ پر بیان داغ دے میں صدر اور اپنی کابینہ کے ارکان سے مشورہ کئے بغیر کوئی بیان نہیں دوں گا۔

جب وزیر اعظم پر زور دیا گیا کہ وہ یونٹ کی قرارداد کے متعلق اپنی ذاتی رائے کا اظہار کریں تو مسٹر سہروردی نے کہا۔ کوئی وزیر اعظم اپنی ذاتی رائے پیش نہیں کیا کرتا۔

عوامی لیگ اور کرشک سرمک کے درمیان کولیشن کے لئے بات چیت کے متعلق ایک سوال پر وزیر اعظم نے بتایا کہ ابھی اس سلسلے میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

وزیر اعظم سہروردی نے دس روز مشرقی پاکستان کا دورہ کیا۔ انہوں نے تقریباً دو ہزار میل کی مسافت طے کی۔ صوبے کے سولہ میں سے تیرہ اضلاع کے مختلف مقامات پر تقریریں کیں۔

سیٹو کے سیکرٹری جنرل کا استعفا

بنکاک ۲۳ ستمبر۔ سیٹو کے سیکرٹری جنرل مسٹر سارا سین اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ کیونکہ تھائی لینڈ کی عارضی اسمبلی نے کل مسٹر سارا سین کو نیا وزیر اعظم منتخب کر لیا ہے مسٹر سارا سین اگلے عام انتخابات تک جو دسمبر میں منعقد ہو رہے ہیں۔ حکومت کے عارضی سربراہ کی حیثیت سے کام کریں گے۔

توقع ہے کہ اب آسٹریلیا کے مسٹر ولیم ورنف کو جو سیٹو کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل ہیں عارضی طور پر اس ادارے کا سیکرٹری جنرل بنا دیا جائے گا۔

ری پبلکن تنظیمی کمیٹی کا اجلاس

لاہور ۲۳ ستمبر۔ کل یہاں پاکستان ری پبلکن پارٹی کی مرکزی تنظیمی کمیٹی کے دو اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں پالیسی اور تنظیمی امور کے متعلق بعض اہم فیصلے کئے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان فیصلوں کا اعلان آج کیا جائے گا۔

کل کے اجلاس میں ڈاکٹر خان صاحب سردار رشید۔ خان افتخار حسین ممدوٹ سید عابد حسین۔ پیرزادہ عبدالستار۔ قاضی فضل اللہ۔ سردار عبدالحمید دستی۔ مسٹر مظفر علی قزلباش۔ کرنل امیر محمد خان آف ہوتی اور مسٹر اے ایم قریشی نے شرکت کی۔

سدھنائی بند کے شگاف پُر کر لئے گئے

ملتان ۲۳ ستمبر۔ محکمہ آبپاشی کے حکام نے سدھنائی کے بائیں حفاظتی بند کے تین اور دائیں حفاظتی بند کے تمام شگاف پُر کر دیئے ہیں اب بائیں حفاظتی بند کو اور مضبوط بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔ اور سینکڑوں مزدور اس کام میں مصروف ہیں

پیر راشدی منیلا روانہ ہو گئے

کراچی ۲۳ ستمبر فلپائن کے لئے پاکستان کے نامزد سفیر پیر علی محمد راشدی کام آج سہ پہر اپنا عہدہ سنبھالنے کے لئے کراچی سے بذریعہ طیارہ منیلا روانہ ہو گئے۔

شاہ حسین کا عزم

عمان ۲۳ ستمبر۔ اردن کے شاہ حسین نے کہا ہے کہ ہم ہر اس کوشش کو ناکام بنانے کا عزم کر چکے ہیں۔ جس کا مقصد عرب صفوں میں انتشار پیدا کرنا اور عرب ممالک کا استحصال کرنا ہے۔ شاہ حسین نے مزید کہا۔ "ہم نازک مرحلے سے گذر چکے ہیں ہم نے مشکلات کا سامنا کیا اور ان پر قابو پایا۔ ہم سب کو اس خطرے کا احساس ہے۔ جو ہمیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

مدراس کے فسادات میں دو سو (۲۰۰) افراد ہلاک

اعلیٰ ذات کے ہندوؤں اور ہریجنوں میں خوفناک تصادم

نئی دہلی ۲۳ ستمبر۔ مدراس کے ضلع رام ناتھ پورم میں گذشتہ دس روز سے اعلیٰ ذات کے ہندوؤں اور ہریجنوں کے درمیان جو خونریز فسادات ہو رہے ہیں۔ اب ان کی لپیٹ ملحقہ ضلع مدورا میں بھی پھیل گئی ہے۔ غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اب تک فسادات میں دو سو افراد ہلاک ہو چکے ہیں

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق صورت حال لحظہ بہ لحظہ تشویشناک ہوتی جا رہی ہے اور آتشیں اسلحہ سے لیس فسادی کھلم کھلا مار دھاڑ اور آتشزنی میں مصروف ہیں۔

فسادات میں اب تک صرف ہریجن اور ہندوؤں کے مارو فرقے کے ارکان حصہ لے رہے تھے۔ لیکن اب نادر فرقہ بھی ان میں شامل ہو گیا ہے۔ کئی مقامات پر مسلح ہندوؤں اور پولیس کے درمیان بھی خونریز جھڑپیں ہوئیں۔ ہندوؤں نے بیسیوں دیہات میں ہریجنوں کے مکان جلا کر ہلاک کر دیئے ہیں

اور ان کی عورتوں بچوں اور مردوں کو بے دریغ گولیوں کا نشانہ بنایا ہے۔ دوسری طرف ہریجنوں نے بھی جہاں ان کا بس چلا ہے بدلہ لینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اور ہندوؤں کے متعدد مکانات نذر آتش کر دیئے۔ بہرحال جانی اور مالی نقصان زیادہ تر ہریجنوں کا ہی ہوا ہے۔ کیونکہ ہندو ان کے مقابلہ میں خوشحال۔ مسلح اور منظم ہیں۔ اور ان کے حوصلے اتنے بلند ہیں کہ وہ پولیس کے گشتی دستوں پر بھی حملے کرنے سے نہیں چوکتے۔

ترجمۃ القرآن کے خریداروں کو ضروری اطلاع

ترجمۃ القرآن کے جملہ خریداروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ "ترجمۃ القرآن" کی قیمت داخل کرانے کے لئے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی امانت میں "تفسیر صغیر" کھلوا دی گئی ہے۔ اس لئے جملہ خریداران مندرجہ ذیل پتہ پر سولہ روپے فی جلد کے حساب سے قیمت داخل کرا دیں۔

"تفسیر صغیر۔ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

خاکسار ابو المنیر نور الحق مولوی فاضل واقف زندگی۔ دفتر ترجمۃ القرآن خلافت لائبریری۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ